سوال

13 ذوالحج کی رمی کی اہمیت اور فضیلت حدیث کی رو سے بتائیں؟

جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حج کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ گیارہ اور بارہ کو دو دن جمرات کو کنکریاں مار کر چلا آئے اور اگر کوئی تاخیر کرے یعنی پورے تین دن منیٰ میں ٹھہرا رہے تو بھی جائز ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَى وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (البقرة : 203)

اور اللہ کو چند گنے ہوئے دنوں میں یاد کرو، پھر جو دو دنوں میں جلد چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، اس شخص کے لیے جو ڈرے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایام تشریق کے تینوں دن (11، 12 اور 13) کنکریاں ماری تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا (سنن أبي داود، المناسك : 1973) (صحيح)

رسول اللہ ﷺ نے (دس تاریخ کو قربانی والے دن) ظہر پڑھ لینے کے بعد دن کے آخری حصے میں طواف افاضہ کیا۔ پھر آپ منیٰ لوٹ آئے۔ اور ایام تشریق کی راتیں یہیں ٹھہرے رہے۔ سورج ڈھلنے کے بعد جمرات کو کنکریاں مارتے تھے۔ ہر جمرے کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ «اللہ اکبر» کہتے۔ پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس کافی لمبی دیر رکتے اور اپنی عاجزی اور تضرع کا اظہار کرتے (دعائیں کرتے) پھر تیسرے جمرے کو کنکریاں مارتے مگر اس کے پاس نہیں رکتے تھے۔

اس لیے جو شخص 13 ذوالحج کو بھی کنکریاں مارتا ہے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالی کی بندگی ایک دن زائد کی ہے، جس کا اجر و ثواب اللہ تعالی اسے ضرور دیں گے۔ إن شاء الله

واللہ أعلم بالصواب۔